سلسلہ خطبات جمعہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

ایفائے عہد اور اسلامی تعلیمات

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم . وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا (بنی اسرائیل۔۳۴)

(ترجمہ) اور پورا کرو عہد کو بیشک عہد کے بارے میں قیامت کے دن باز پرس ہوگی۔

و عن عبد اللہ ابن ابی الحسماء قال بایعت النبی ﷺ قبل ان یبعث و بقیت لہٗ بقیۃ فوعدتہ ان آتیہ بھا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلاث فاذا ھو فی مکانہ فقال لقد شققت علیّ انا ھھنا منذ ثلث انتظر ک (رواہ ابو داود)

(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن الحسماءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے نبی کی حیثیت سے مبعوث ہونے سے پہلے ایک مرتبہ میں نے آپ سے کسی چیز کو خریدا۔ اور اسکے کچھ حصہ کی ادائیگی مجھ پر باقی رہ گئی اور میں نے وعدہ کیا کہ میں باقی قیمت لے کر اسی جگہ جہاں آپ تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر خدمت ہونگا۔ لیکن میں اس وعدہ کو بھول گیا۔ اور مجھے تین دن بعد یہ بات یاد آئی کہ میں نے آپ ﷺ سے کوئی وعدہ کیا تھا۔ میں وہ بقیہ رقم لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اسی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے دیکھ کر فرمایا کہ تم نے مجھے بڑی زحمت میں مبتلا کیا میں تین دن سے یہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

ایفائے عہد انبیاءؑ کا وطیرہ:

محترم حاضرین! میں نے آج ایک آیت کریمہ کا ٹکڑا اور حدیث شریف کا ذکر کیا۔ اسمیں اللہ کے حکم اور آنحضرت ﷺ کا عمل یہ تعلیم دے رہا ہے کہ ایفائے عہد یا وعدہ پورا کرنا ایک ایسا حکم ہے جو اسلام سے قبل ادیان میں بھی موجود تھا۔ تمام انبیاء کرام و رسل عظام وعدہ کی محافظہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیدنا ابراہیمؑ کے بارہ میں قرآن مجید میں ذکر ہے کہ " وابراھیم الذی وفّی " اور وہ ابراہیم جس نے وعدہ پورا کر دیا شومئی قسمت کہ آج مسلمان اس حکم میں غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر کے اس جرم کو جرم ہی نہیں سمجھتے۔ ایفاء عہد کا اندازہ آپ حضرات مذکورہ حدیث سے

بخوبی لگا سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تین دن کا انتظار محض اسلئے فرمایا۔ کہ جس شخص سے وعدہ کیا ہے اگر یہ صاحب اس مقام پر آجائیں اور میں حاضر نہ ہوں اسے تکلیف ہوگی۔ وعدہ پورا کرنے کی سید المرسلین ﷺ نے یہ عملی تعلیم دے کر امت کو ایک بہترین نمونہ پیش فرمایا یہی وجہ ہے کہ فقہائے عظام کا ایک گروہ جس میں عمر بن عبدالعزیزؒ بھی شامل ہیں وعدہ پورا کرنے کو واجب قرار دیتے ہیں۔

ایفائے عہد اور صحابہؓ:

اگر چہ بعض علماء کرام اسے مستحب کا قول فرماتے ہیں ہم اگر اسلامی تاریخی کتب کا مطالعہ کریں تو بے شمار ایسے واقعات سے آگاہی ہوگی جس میں صحابہ کرامؓ نے وعدے کا کس شاندار انداز میں لحاظ فرمایا ہے۔ ایک روایت ہے۔

عن سلیم بن عامر قال کان بین معاویه واهل الروم عهدٌ وکان یسیر قبل بلا دهم حتی اذا انقض العهد اغار علیهم فجاء رجلٌ علی فرس هویقول الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر فنظر و ا فاذا هو عمرو بن عنبسه فسالو ا معاویه عن ذالک. فقال سمعت رسول الله ﷺ یقول من کان بینهٗ وبین قوم عهدٌ فلا یحلّن عهدا ولا یشدّ نهٗ حتی یمضی امده اوینبذ الیهم علی سواء قال فرجع معاویهؓ باالناس (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان ایک خاص مدت تک جنگ بندی کا معاہدہ تھا اور حضرت معاویہ ان کے شہروں کے طرف چل رہے تھے تا کہ عہد ختم ہوتے ہی ان پر حملہ کردیا جائے اتنے میں ایک گھوڑے پر ایک سوار آیا جو اللہ اکبر پکار رہا تھا (یہ بھی کہہ رہا تھا) ایفاء عہد کرنا تھا نہ کہ عہد کا توڑنا۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ عمرو بن عنبسہ ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے ان سے فرمایا (کہ کیسی وعدہ خلافی ہے) حضرت ابن عنبسہؓ نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہوا ہو تو اس معاہدہ کو نہ توڑے اور مدت پورا ہونے سے پہلے نہ اسکی مزید مضبوطی کی کوشش کرے نیز مدت ختم ہونے سے پہلے ان علاقوں کی طرف سفر بھی نہ کرے۔ یا عہد کو برابر (یعنی دوسرے فریق کو اطلاع دے کر) ختم کردیا جائے پس حضرت معاویہؓ ساتھیوں سمیت واپس روانہ ہوئے۔ حضرت معاویہؓ کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ حملہ کرنے تک عہد پورا ہوجائے گا دشمنوں کو سنبھلنے کا موقع نہ ملنے پر ہم ان کو ختم کردیں گے لیکن جب ان کو وعدہ کے تکمیل کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو یاد دلایا گیا وہ فوراً واپس ہوئے۔

ہرمزان کی عہد شکنی اور حضرت عمرؓ کا عمل:

محترم حاضرین:۔تاریخ کے کتب میں حضرت عمرؓ کا واقعہ موجود ہے جس سے معلوم ہوگا۔کہ اس وقت مسلمان اپنی زبان کے کس قدر پابند تھے۔وعدہ توڑنے اور مکرنے کیلئے نہیں کرتے ہے بلکہ اپنی زبان سے جو لفظ نکالتے اسے پتھر کی لکیر سمجھتے۔ ہرمزان ایرانیوں کے لشکر کے امیر اور سردار تھے ایک دفعہ شکست خوردہ ہوکر جزیہ دینا قبول کیا مگر کچھ عرصہ بعد بغاوت کرکے دوبارہ مسلمانوں کے مقابلہ پر اتر آیا لیکن شکست کھا کر گرفتار ہوا۔اس حالت میں کہ تاج مرصع سر پر دیبا کی قبا زیب تن، کمر سے تلوار آویزاں قیمتی جواہر سے آراستہ،عدالت فاروقی میں حاضر ہوا۔آپ مسجد نبویؐ میں تشریف فرما تھے۔فرمایا تم نے بار بار بدعہدی کی لہذا اس کا بدلہ تجھ سے لیا جائے تو تیرا کیا عذر ہوگا؟ ہرمزان نے کہا مجھے خوف ہے کہ میرا عذر سننے سے پہلے ہی مجھے قتل کردیا جائے گا۔آپؓ نے فرمایا ہرگز نہیں ایسا نہ ہوگا۔تم کوئی خوف نہ کرو۔ ہرمزان نے کہا مجھے پانی پلادو۔حضرت عمرؓ نے پانی لانے کا حکم دیا۔ ہرمزان نے پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑ کر کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ پانی پیتے وقت میں قتل کردیا جاؤں گا فرمایا جب تک تم پانی پی نہ لو اور اپنا عذر بیان نہ کردو اس وقت تک آپ کوئی خطرہ محسوس نہ کریں ہرمزان نے پانی کا گلاس زمین پر رکھ کر کہا۔آپ نے مجھے امان دی ہے آپ مجھے قتل نہیں کرسکتے۔لہذا میں پانی نہیں پیتا۔حضرت عمرؓ کو اس چالاکی اور دھوکہ دہی پر غصہ آیا۔لیکن درمیان میں حضرت انسؓ بول اٹھے اور فرمایا۔امیر المومنین یہ سچ کہتا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب تک اپنا عذر پورا نہ کہہ لو کسی قسم کا خوف نہ کرو اور جب تک پانی نہ پی لو۔کسی قسم کے خطرہ کا سامنا نہ کروگے حضرت انسؓ کے کلام کی بعض دیگر صحابہ کرام نے بھی تائید کی۔حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ہرمزان۔تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے لیکن میں تجھے دھوکہ نہیں دوں گا۔اسلام نے ہمیں عہد شکنی کی تعلیم نہیں دی۔ایفاء عہد کا نتیجہ یہ ہوا۔کہ ہرمزان مسلمان ہوا۔امیر المومنین حضرت عمرؓ نے اسکی دو ہزار درہم سالانہ تنخواہ مقرر کردی۔

دوستو! صحابہ کرامؓ اسلام اور حضورﷺ کی تعلیمات کا عملی نمونہ بن کر غیر مسلم ان کے عمل و کردار کو دیکھ کر ایمان سے مشرف ہوجاتے نہ تلوار کی ضرورت پڑتی اور نہ خون ریزی کی۔

ایفائے عہد کا دوسرا واقعہ:

محترم سامعین! اس قسم کا ایک اور عبرت انگیز اور بے مثالی واقعہ ذکر کررہا ہوں۔جو اس دور کے مسلمانوں کے عہد شکنی اور وعدہ خلافی پر نظرثانی کرنے کیلئے بہترین نسخہ ہے۔اس سے تکمیل وعدہ کی اہمیت مزید اجاگر ہوجاتی ہے۔ عہد فاروقی کا واقعہ ہے ایک دن دربار فاروقی میں انصاف وعدل کا سلسلہ جاری تھا۔اکابر صحابہ کرام موجود تھے مختلف انواع کے معاملات پیش ہورہے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان کو دو آدمی پکڑے ہوئے حاضر ہوئے اور فریاد کی

''امیر المومنین'' اس ظالم سے ہمارا حق ہمیں دلوا دیجئے۔ کیونکہ اس نے ہمارے بوڑھے باپ کو قتل کر ڈالا ہے۔ فاروق اعظم نے نوجوان کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ ان دونوں نوجوانوں کا دعوی سن چکے ہو اب تیرا کیا جواب ہے۔ اس نوجوان نے حضرت امیر المومنین کے سامنے پورا واقعہ سنا دیا کہا ہاں مجھ سے یہ جرم سرزد ہوا ہے۔ اور میں نے طیش میں آکر پتھر کو اسکے سر پر دے مارا جسکی تاب نہ لا کر بوڑھا ضعیف مر گیا۔ امیر المومنین نے فرمایا جب تمہیں اسکے قتل کرنے کا اقرار ہے تو اب قصاص کا عمل لازمی ہو گیا ہے۔ جس سے تمہاری جان چلی جائے گی نوجوان نے سر جھکا کر کہا مجھے شریعت کا فیصلہ اور امیر المومنین کا حکم منظور ہے لیکن ایک درخواست ہے فرمایا وہ کیا ہے میرا ایک چھوٹا نابالغ بھائی ہے والد نے مرتے وقت کچھ سونا سپرد کر کے کہا تھا کہ جب یہ بالغ ہو جائے تو اس کے حوالہ کرو میں نے اس سونے کو ایک جگہ دفن کر دیا ہے جس کا میرے علاوہ اور کسی کو علم نہیں اگر وہ سونا میرے چھوٹے بھائی کو نہ ملا تو کل روز قیامت میں پکڑا جاؤں گا لہٰذا درخواست ہے کہ مجھے تین دن کیلئے ضمانت پر چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ امانت دے کر آؤں۔ امیر المومنین نے سر جھکا کر کچھ دیر غور فرمایا پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ اچھا کون تیرا ضامن ہوگا؟ کہ تو تین دن کے بعد تکمیل قصاص کیلئے حاضر ہو گا۔ جوان بھرے مجمع پر نظر دوڑا کر ابوذر غفاریؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا ''یہ میری ضمانت دینگے فاروق اعظمؓ نے فرمایا تم اس نوجوان کی ضمانت کرتے ہو؟ ابوذرؓ نے فرمایا ہاں۔ میں ضمانت کرتا ہوں کہ یہ نوجوان تین دن کے بعد عدالت میں حاضر ہو گا۔ اس پر حضرت عمرؓ اور دونوں مدعیان راضی ہو گئے نوجوان پا بہ رکاب ہو کر دربار فاروقی سے روانہ ہوا۔ دن گزرتے رہے۔ اب تیسرا دن تھا۔ امیر المومنین کا دربار حسب معمول قائم ہو کر تمام اجلّہ صحابہ کرام تشریف فرما ہوئے وہ دونوں مدعی اور حضرت ابوذرؓ تشریف لائے۔ مجرم کا انتظار ہو رہا ہے وقت قریب ہوتا جا رہا ہے۔ اور مجرم کو دور دور کوئی پتہ نہیں۔ صحابہ کرامؓ میں ابوذرؓ کے بارہ میں تشویش پیدا ہو گئی۔ مدعیان نے کہا'' اے ابوذرؓ '' ہمارا مجرم کہاں ہے ابوذر نے ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواباً کہا۔ اگر مقررہ وقت مجرم حاضر نہ ہوا تو ابوذر تو حاضر ہے۔ میں اپنی ضمانت پوری کرونگا۔ امیر المومنین بھی جوش میں آئے اور فرمایا اگر مجرم حاضر نہ ہو سکا۔ تو ابوذرؓ کے ساتھ وہی کاروائی ہو گی جو شریعت اسلامی کا تقاضا ہے۔ صحابہ کرام آبدیدہ ہوئے۔ ابوذرؓ کے بارہ میں تشویش بڑھنے لگی۔ لوگوں نے مدعیان سے کہنا شروع کر دیا کہ تم خون بہا قبول کر لو لیکن وہ قصاص لینے پر بضد تھے۔ صحابہ کرام اس پریشانی میں تھے کہ اچانک وہ مجرم نمودار ہوا۔ اس کیفیت میں کہ پسینے سے شرابور تھا۔ سانس پھولی ہوئی تھی حاضر ہو کر عمر فاروقؓ کے سامنے خندہ پیشانی سے سلام کر کے کہا ''امیر المومنین'' میں نے یتیم بھائی کو اپنے ماموں کے سپرد کر کے اسکی امانت جائداد بھی دیدی، اب آپ اللہ و رسول کا حکم بجالائیں۔

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: امیر المومنین اللہ کی قسم میں جانتا بھی نہ تھا کہ یہ نوجوان کون اور کہاں کے رہنے

والے ہیں؟ اور نہ کبھی اسکی صورت دیکھی تھی۔ مگر سب کو چھوڑ کر اسنے مجھے اپنا ضامن بنایا تو مجھے انکار خلاف مروت معلوم ہوا۔ اور اس کے چہرے نے مجھے یقین دلایا کہ یہ شخص عہد میں سچا ہوگا۔ اس کے واپسی سے لوگوں میں غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا تھا کہ اچانک دونوں مدعی نوجوانوں نے خوشی میں آکر عرض کیا ''امیر المومنین ہم نے اپنے باپ کا خون معاف کر دیا ہے سب حاضرین نے نعرہ مسرت بلند کیا اور عمر فاروقؓ کا چہرہ مسرت و شادمانی سے چمکنے لگا اور فرمایا میں تمہارے باپ کو خون بہا بیت المال سے ادا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین ہم اس حق کو خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے معاف کر چکے لہٰذا اب کچھ لینے کا حق نہیں اور نہ لیں گے۔

وعدہ خلافی علامت نفاق:

محترم سامعین! ایفائے عہد کا کیسا عجیب اثر ہوا کہ ان دونوں نوجوانوں نے اپنے باپ کا خون بہا معاف کر دیا۔ ہم بھی ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم وعدوں کا کتنا پاس کرتے ہیں۔ میں نے کئی بار آپ حضرات کو یہ حدیث سنائی ہے کہ وعدہ خلافی منافقت کی علامت ہے۔ حضورﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ ایک ان میں وعدہ خلافی ہے اذا وعد اخلف ۔ یعنی منافق آدمی جب وعدہ کرتا ہے تو اسکے خلاف کرتا ہے۔

دورِ حاضر کے عوام و خواص کا اجتماعی گناہ:

معزز سامعین! آج ہم اگر سوچیں تو مجموعی طور پر اس عظیم گناہ میں سب شریک ہیں عوام سے لیکر لیڈران تک اور لیڈر سے لیکر حکمران تک سب کے سب وعدہ خلافی کے بہت بڑے گناہ میں مبتلا ہیں۔ اگر ہم اسلام کے اس ایک اہم اور عظیم حکم پر عمل کریں۔ تو ہمارے معاشرے سے بیسیوں گناہ اور نفرتیں، بے امنی اور افراتفری، جنگ وجدل کی فضا ختم ہو جائے گی اور قرون اولیٰ جیسے حالات، امن و محبت و بھائی چارہ کا معاشرہ قائم ہوسکتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے تقسیم کیوقت مسلمان مرد و زن کا ایک ہی نعرہ تھا کہ ہمیں غیر مسلموں سے الگ خطہ دیا جائے جو استعماری اور استحصالی قوتوں کے چنگل سے آزاد کلمۃ اللہ اور اسلامی نظام و شریعت کی نعمت سے مالا مال ہوگا۔ یہ ہمارا اللہ سے عہد اور وعدہ تھا۔ پینسٹھ سال گزرنے کے باوجود بھی یہ ملک خداداد اسلامی نظام کی نعمت سے محروم ہے۔ جسکی سزا اللہ کی طرف مختلف شکلوں میں مل رہی ہے ہم اس نظام کیلئے تگ و دو کرنے کی بجائے مفادات کے چکروں میں مبتلا ہیں۔ اس وعدہ خلافی کے جرم میں نہ صرف ہر دور کے حکمران، سیاستدان بلکہ پورے ملک کے مسلمان بھی عنداللہ جوابدہ ہونگیں کیونکہ ہر ایک فرد نے اسلام کے نظام کے اجراء لئے کماحقہٗ حق ادا نہیں کیا۔ رب کائنات ہم سب کو اللہ اور اسکے بندوں سے کیے ہوئے عہود کے ایفائے کی توفیق نصیب فرماویں۔ آمین